سوال

(591) سیہہ کا حلال ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سیہہ'' کو خبیث قرار دیا ہے اور کیا یہ اس بنا پر حرام ہے؟ وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سیہہ'' کو خبیث نہیں کہا اور نہ ہی اسے حرام قرار دیا ہے، البتہ ایک روایت میں اس کی تفصیل کچھ اس طرح بیان ہوئی ہے کہ نمیلہ فزاری سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان سے سیہہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی:

قُل لَّآ أَجِدُ فِى مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ ١ [1]

''آپ ان سے کہہ دیں کہ جو وحی میری طرف آئی ہے میں تو اس میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا ہوں جو کھانے والے پر حرام کی گئی ہو، الا یہ کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت، کیونکہ وہ ناپاک ہے۔ یا فسق ہو جو اللہ کے علاوہ کسی اور نام سے مشہور کر دی گئی ہو۔''

ایک شخص جوان کے پاس تھا کہنے لگا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیہہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''وہ تو خبائث سے ہے''، یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو ٹھیک ہے۔ (مسند امام احمد، ص: ۳۸۱، ج ۲) لیکن اس حدیث کی سند میں تین راوی مجہول ہیں۔

(۱) عیسیٰ بن نمیلہ الفزاری، (۲) اس کا والد نمیلہ فزاری، (۳) حضرت ابوہریرہ سے بیان کرنے والا ''شیخ'' اس بنا پر یہ روایت قابل حجت نہیں ہے۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو ضعیف ابی داؤد میں درج کر کے اس کے ضعف کو برقرار رکھا ہے۔[2] ہمارے رجحان کے مطابق ایک ضعیف حدیث پر بنیاد رکھتے ہوئے ایک جانور کو حرام نہیں کہا جا سکتا، اس لیے یہ حلال ہے اور اس کے حرام ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔ ہاں اگر کسی کا دل نہ چاہے تو الگ بات ہے اسلام انسان کو کسی چیز کے استعمال کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ (واللہ اعلم)

---

[1]٦/الانعام: ١٤٥۔

[2]حدیث نمبر ٨١٤١۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:488

محدث فتویٰ